یوسف : بالکل، جب ہم قدرتی مناظر میں گھومتے پھرتے ہیں، ہمارے دماغ اور دل دونوں کو آرام ملتا ہے۔ وہ ہمیں ایک نئی تازگی دیتے ہیں اور یہ دنیاوی مسائل سے ہمیں دور رکھتے ہیں۔

آصف : بلکہ یہاں تک کہ قدرتی مناظر ہمارے ذہنی صحت پر بھی مثبت اثرات ڈالتے ہیں۔ جب ہم پہاڑوں کی سرسراہٹ سنتے ہیں یا سمندر کے لہریں دیکھتے ہیں، تو ہماری دماغی کارکردگی میں بہتری آتی ہے۔ سبزہ کو دیکھ کر ہم تازگی محسوس کرتے ہیں۔

یوسف : یہ بات بالکل درست ہے۔ قدرتی مناظر ہمیں حقیقت کے بالکل قریب کر دیتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ ہم جز و ایک بڑے اور خوبصورت عالم کے ہیں، جس کا ہر زاویہ حیرت انگیز مناظر سے بھرا ہے۔

آصف : ہاں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے لیے انسانی زندگی کی شور و غم سے دور ہونے کے لیے قدرتی مناظر بہت اہم ہیں۔ ان کے قریب ہونا ہمیں حقیقت کو محسوس کرنے میں مدد دیتا ہے۔

یوسف : یقیناً، قدرتی مناظر اللہ تعالی کی شاہکار چیزیں ہیں۔ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے، جب ان کو دیکھتا ہے۔ ان کو دیکھ کر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اتنی زیادہ نعمتیں دی ہیں کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔

سبق نمبر ۱۵

مدرِ ملت کو سلام

نصابی موضوع: قومی شخصیّت ''محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا''

ا۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے کس وجہ سے ڈاکٹری کے کے پیشے کو خیر باد کہا؟

جواب: محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے بیگم جناح رتی جناح کی وفات کے بعد اپنے بڑے بھائی محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی دیکھ بھال کے لیے ڈاکٹری کے پیشے کو خیر باد کہ دیا۔

(ب) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے تحریکِ پاکستان کے دوران خواتین کو متحرک کرنے کے لیے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے تحریک پاکستان میں خواتین کا ونگ قائم کیا اور پھر ان کو متحرک کرنے کے لیے پورے برصغیر میں دورے کیے اور خواتین کو تحریکِ پاکستان کا پشتی بان بنایا۔ آپ نے خواتین کی بھلائی کے لیے کام کیا بلکہ سماجی خدمات بھی سرانجام دیں۔

(ج) قوم نے محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کو کون سا لقب دیا اور کیوں؟

جواب: قوم نے محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کو تحریکِ پاکستان میں گرانقدر خدمات سرانجام دینے کی بنا پر انہیں مادر ملت کے لقب سے نوازا۔

(د) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے تعلیمِ نسواں کے لیے کیا خدمات سرانجام دیں۔

جواب: محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے تعلیمِ نسوان کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے دہلی اور دیگر ہندوستانی شہروں میں خواتین کے تعلیمی ادارے قائم کیے اور ووکیشنل تعلیمی ادارے بھی قائم کیے جہاں پر بچیوں کو فری کڑھائی سلائی کا کام سکھایا جاتا تھا۔

(ہ) آپ کے خیال میں محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے تحریک پاکستان میں جو خدمات سرانجام دیں، بعد ازاں ہمیں ان سے کیا فوائد حاصل ہوئے۔

جواب: محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے تحریکِ پاکستان کے دوران جو تعلیمی مراکز قائم کیے ان سے نکلنے والے ہزاروں طالبات تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے ۱۹۵۶ء میں کراچی میں ایک ڈینٹل کالج کا افتتاح بھی کیا جس میں آج بھی طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور پورے ملک میں تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(و) اگر آپ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تحریکِ پاکستان میں حصہ لینا کا موقع ملتا تو آپ کیا خدمات سرانجام دیتے۔

جواب: اگر مجھے قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تحریکِ پاکستان میں کام کرنے کا موقع ملتا تو میں بھی جس فن کا ماہر ہوتا تو میں اسی میں اپنی خدمات سرانجام دیتا۔ میں طالب علم ہونے کی حیثیت سے اپنی پڑھائی میں خوب محنت کرتا اور طلبا کے درمیان تحریکِ پاکستان کے لیے رائے عامہ ہموار کرتا۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ۔۔۔۔۔کے انتقال کے بعد محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے ڈاکٹری کے پیشے کو خیر باد کہہ دیا۔ (رتی جناح)

(ب) قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ جب گول میز کانفرنس کے لیے۔۔۔۔۔گئے تب محترمہ فاطمہ جناح ان کے ہمراہ تھیں۔ (لندن)

(ج) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا، قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے۔۔۔۔۔بہن تھیں۔ (چھوٹی)

(د) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہ کو۔۔۔۔۔کے مزار کے احاطے میں دفن کیا گیا۔ (قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ)

(ہ) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں قوم نے انہیں۔۔۔۔۔کا لقب دیا۔ (مادرِ ملت)

۳۔ سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے عورتوں کی تعلیم کے لیے دہلی اور باقی شہروں میں مراکز قائم کیے۔ (✓)

(ب) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے بمبئی ڈینٹل کالج سے دندان سازی کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ (✓)

(ج) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا ۳۰۔ جولائی ۱۹۸۱ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ (✗)

(د) محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی زندگی مسلمانانِ ہند کی آزادی اور تحریکِ پاکستان کے لیے وقف کر دی تھی۔ (✓)

(ہ) قائدِ اعظم رحمہ اللہ علیہ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے امریکا تشریف لے گئے۔ (✗)

۴۔ سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہ پیشے کے لحاظ سے تھیں	(الف) ڈاکٹر
قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ تقسیم ہند کی تاریخ ساز قرارداد میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لائے	(ب) ۱۹۴۰ء میں
محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے امتیازی نمبروں سے امتحان پاس کیا۔	(ب) میٹرک کا
رابعہ نے مقابلے میں حصہ لیا تھا۔	(الف) مضمون نویسی کے
محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا قیامِ پاکستان کے بعد زندہ رہیں	(ب) بیس سال
محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے ڈینٹل کلینک کھولا	(ب) بمبئی میں
محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا مفت علاج کرتی تھیں	(ج) مفلس اور نادار لوگوں کا
محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا نے وفات پائی	(د) ۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو

۵۔ دیے ہوئے اشارات کی مدد سے بوجھیں وہ کس شخصیت کے بارے میں ہیں؟ بعدازاں اس شخصیت کے بارے میں دوسو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔

پاکستان کے پہلے وزیراعظم کی بیوی۔فروری 1905ء۔صوبہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر۔ نشانِ امتیاز۔ پاکستان کی پہلی خاتون سفیر۔''اپوا'' کی بانی۔ جون 1990ء

جواب بیگم رعنا لیاقت علی خان رحمۃ اللہ علیہا۔

بیگم رعنا لیاقت علی خان 13، فروری 1905ء کو پیدا ہوئیں۔ 1947 سے 1951ء تک پاکستان کی خاتون اول رہی۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کا مقام ان کی تحریک پاکستان میں سرگرم ہونے اور ان کے فکری خیالات نے انہیں ایک معتبر سماجی رہنما بنا دیا۔ انہوں نے پاکستان کے قیام کے بعد انقلابی مشقتوں میں اپنا قلم اور عمل مددگار بنا کر دکھایا۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کی محنتوں میں خواتین کے حقوق، تعلیمی عدالت، اور سماجی اصلاحات پر عملی کاموں کی بڑی مثالیں شامل ہیں۔ انہوں نے اپوا تنظیم بنائی، جس میں خواتین کے ان حقوق کے لیے مشقت کی، اور ان کے لیے ایک ہموار مستقبل کی بنیاد رکھنے کی کوشش کی۔ ان کی شخصیت میں محبت، عقلمندی، اور فطانت کی ایک مثال قائم کی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پاکستان کی پہلی خاتون سفیر بنیں، انھیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ صوبہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر بنیں انہوں نے اپنی زندگی میں بے شمار قومی خدمات سرانجام دیں، اور اپنی قوم کو ایک بہتر مستقبل کی طرف لے جانے کے لیے مثال قائم کی۔ ان کی ان خدمات کے صلے میں انھیں حکومتِ پاکستان کی جانب سے نشانِ امتیاز سے نوازا گیا۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کا انتہائی عملی اور عظیم علمی یومیاتی بیان ہمارے لیے ایک مثال ہے کہ کس طرح انقلابی ہمت اور خودمختاری سے قوم کے لئے کام کیا جا سکتا ہے۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان 13، جون 1990ء کو کراچی میں وفات پا گئیں۔ اور انہیں م، زارِ قائد کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

۶۔ سبق ''مادرِ ملت کو سلام'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب۔ محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا 31، جولائی 1893ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ آپ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے چھوٹی بہن تھی۔ آپ نے سینیئر کیمبرج کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور کلکتہ ڈینٹل کالج سے دندان سازی میں ڈگری حاصل کی۔ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی کی وفات کے بعد آپ نے اپنے بھائی کی سیاسی، سماجی زندگی میں ساتھ دینے کا عہد کر لیا، آپ نے قائداعظم کے ساتھ مل کر تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ نے برصغیر میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے اور تحریک پاکستان کے سلسلے میں دورے کیے۔ 1940ء میں آپ قائدِ اعظم کے ساتھ تاریخ ساز قرارداد پاکستان کی تقریب میں شرکت کے لیے لاہور بھی تشریف لائیں۔ آپ کی گراں قدر خدمات کے صلے میں آپ کو قوم نے مادرِ ملت کا خطاب دیا۔ آپ 9، جولائی 1967ء کو کراچی میں وفات پائی آپ کو مزارِ قائد کے احاطے میں سپردِ خاک کیا گیا۔

۷۔ دیے گئے الفاظ و محاورات کے معانی لغت کی مدد سے لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معانی	جملے
مرہونِ منت	احسان مند	زید کی کامیابی اس کی اکیڈمی کے مرہون منت ہے
شفقت	مہربانی	بڑوں کو چھوٹوں پر شفقت کرنی چاہیے
دوڑ دھوپ	محنت مشقت	وہ آج کل اپنی نوکری بچانے کے لیے دوڑ دھوپ کر رہا ہے
دُشوار	مشکل	تھوڑی تنخواہ میں آج کل گزارہ بہت دُشوار ہو گیا ہے
آسمان سے باتیں کرنا	پہنچ سے دور ہونا	پٹرول کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں
ہردل عزیز	مشہور ہونا	وہ ہمارے اسکول کے ہردل عزیز استاد ہیں

مات دینا　　شکست دینا　　بڈی میں پاکستانی کھلاڑیوں نے انڈین کھلاڑیوں کو مات دے دی۔

سبق نمبر ۱۶

کیوں دیگ دی اُدھار

نصابی موضوع: مزاح

۱۔دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) ملا پڑوسی کے گھر مٹھائی لے کر کیوں گئے؟

جواب: ملا پڑوسی کے گھر گئے اور ان سے کہا کہ یہ میرے بیٹے کی کامیابی کی خوشی میں مٹھائی آپ کے لیے لایا ہوں۔امید ہے آپ پرانی باتیں بھلا یہ مٹھائی قبول کریں گے اور اور بچے کو دعاؤں سے نوازیں گے۔

(ب) پڑوسی نے پتیلی کیوں رکھ لی؟

جواب: پڑوسی نے پتیلی اس لیے رکھ لی کہ اس کے دل میں لالچ غالب آ گئی۔

(ج) ملا نے دیگ کے بارے میں پڑوسی کو کیا بتایا اور پڑوسی کا کیا ردِعمل تھا؟

جواب: ملا نے پڑوسی کو دیگ واپس کی اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی پتیلی بھی دی۔ پڑوسی سے پہلے تو معذرت کی پھر اس نے کہا کہ دیر اس لیے ہوئی کہ دیگ کے ہاں اس پتیلی نے جنم لیا پڑوسی حیران و ششدر رہ گیا۔ پہلے بات اس کے دل کو نہ لگی پھر اس کے دل پر پتیلی کا لالچ غالب آ گئی۔

(د) اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس کہانی کا سبق ہے ''لالچ بُری بلا ہے''

(ہ) اگر آپ ملا کے پڑوسی کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے اور کیوں؟

جواب: اگر میں ملا کا پڑوسی ہوتا تو کبھی لالچ نہ کرتا اور میں ملا کو پتیلی واپس کر دیتا اور دیگ ہی اس سے لے لیتا کیونکہ یہ سبق آموز ہے کہ کسی کی چیز پر نظر نہیں رکھتے بلکہ صرف اپنی چیز پر قانع رہتے ہیں۔

۲۔سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) ملا نے بازار سے۔۔۔۔۔خریدی اور پڑوسی کے گھر جا پہنچے۔ (مٹھائی)

(ب) بار بار تقاضا کرنے کے باوجود ملا نے۔۔۔۔۔واپس نہ کی۔ (دیگ)

(ج) ملا نے شکریہ ادا کیا اور۔۔۔۔۔روز میں دیگ واپس دینے کا کہہ کر چل دیے۔ (ایک)

(د) ملا کا پڑوسی حد درجہ۔۔۔۔۔اور لالچی تھا۔ (بدمزاج)

(ہ) مُلا کی باتوں نے پڑوسی کو۔۔۔۔۔کر دیا۔ (لاجواب)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

ملانصیرالدین کی نہیں بنتی تجھی	(ج)اپنے پڑوسی سے
ملانے دیگ واپس کی تواس کے ساتھ دی	(الف)پتیلی
پڑوسی آ گیا	(الف)لالچ میں
ملا کی باتوں نے پڑوسی کو کر دیا	(د)لاجواب
پڑوسی ملا کے خلوص سے بہت ہوا	(ب)متاثر
ٹلا بازار گئے اور خریدی	(ج)مٹھائی
دیگ بنی ہوئی ہوتی ہے	(الف)دھات کی
ملا کا پڑوسی تھا	(د)لالچی
بار بار تقاضا کرنے کے باوجود ملانے واپس نہیں کی	(د)دیگ
ملانے پڑوسی کو بتایا کہ امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے،ان کے	(ب)بیٹے نے

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) ملانصیرالدین کا بھائی حد درجہ لالچی اور بدمزاج تھا۔ (✗)

(ب) ملانے دیگ واپس کی تو ساتھ ایک چھوٹی سی پتیلی بھی دی۔ (✓)

(ج) ملا بازار گئے اور وہاں سے جلیبیاں خریدیں۔ (✗)

(د) ملانصیرالدیں اپنے مزاح کے لیے مشہور تھے۔ (✓)

(ہ) پڑوسی نے لالچ کرتے ہوئے دیگ کے ساتھ پتیلی بھی لے لی۔ (✓)

۵۔اپنے دوست کے نام خط لکھیں اور اسے اپنی پسندیدہ مزاحیہ کہانیوں کی کتاب کے بارے میں بتائیں

جواب۔

18اے جوہر ٹاؤن

15، جون2024

پیارے دوست عمر!

السلام علیکم

کیا حال ہے؟ ۔میں الحمدللہ بالکل ٹھیک ہوں

عمر! آج کل آپ کے زیرِ مطالعہ کون سی کتاب ہے؟ میں تو ایک مزاحیہ کتاب ''پطرس کے مزاحیہ مضامین'' میں ''پطرس کی بائیسکل'' پڑھ رہا ہوں۔صاف ستھری ظرافت بھری کتاب، پڑھتے ہوئے بڑا مزہ دیتی ہے۔ ابتداً لگتا ہے کہ یہ بڑی بور کتاب ہے مگر جب پڑھنے بیٹھا تو پھر میں پڑھتا ہی چلا گیا۔اب ختم ہونے کو ہے سوچا تمہیں بھی یہ کتاب پڑھنے کا مشورہ دوں۔

کیا تم بھی اس کتاب کا مطالعہ کرو گے؟ میں اس کتاب کو ختم کرلوں تو تمہیں بھیجتا ہوں اور اس کو پڑھ کر اپنی ءرائے سے آگاہ کرنا۔

اچھا اب اجازت۔اپنے امی ابو کو میرا اور میری فیملی کا سلام پہنچے

اللہ حافظ

تمہارا دوست

حیدر

۶۔''خوش رہیں، خوشیاں بانٹیں'' کے موضوع پر کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔

جواب۔

''خوش خوش رہیں، خوشیاں بانٹیں'' ہمارے زندگی کا ایک اہم اصول ہے جو ہمیں دوسروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے اور خود کو خوش رکھنے کی سمجھ دیتا ہے۔ یہ فرض ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی کے ساتھیوں کے ساتھ احترام اور محبت کے ساتھ برتاؤ کریں اور ان کی خوشیوں میں حصہ لیں۔زندگی میں ہر انسان کے پاس اپنی خوشیاں اور غم ہوتے ہیں، اور ہمارے ساتھ زندگی بسر کرنے والے جانتے ہیں۔اس لیے، ہمیں اپنے دوستوں اور خاندان کے ساتھ خوشیاں بانٹین چاہیے۔ان کو ہماری طرح ان کی ضرورت برابر رہتی ہے ، اور ان کے درد اور دکھ میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔یہ مفہوم ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ خود کو خوش رکھنے کیلئے اپنی پسندیدہ کاموں کو کریں، اور وقت گزاری کیجئے جو ہمیں خوشی دیتی ہے۔ان آسان اور سادہ چیزوں میں ہماری زندگی کی کمیابی اور بقا ہے۔''خوش رہیں، خوشیاں بانٹیں'' یہ زندگی کے ماحول کو خوشگوار بنانے والا ایکا یک آزمودہ نسخہ ہے، جو ہمیں اپنے ارادوں کے موافق زندگی گزارنے کا حوصلہ دیتا ہے۔اس طرح، ہمارے اردگرد کے لوگ بھی ہمارے ساتھ خوش رہیں گے اور ہمارے ساتھ خوشیاں بانٹیں گے اور ہم ان کے غموں کے ساجھی بن جائیں گے۔اس سے معاشرے میں اپنائیت میں اور محبت میں اضافہ ممکن ہو جائے گا۔

سبق نمبر ۱۷

ہم ایک ہیں

نصابی موضوع: نظم ''ملی نغمہ''

۱۔دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) شاعر نے کون سی دو چیزوں کو سانجھا قرار دیا ہے؟

جواب: شاعر نے خوشیاں اور غم کو سانجھا قرار دیا ہے۔

(ب) ''ایک ہی کشتی کے مسافر ایک ہی منزل کے راہی'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایک ہی کشتی کے مسافر کا مطلب ہے ہم سب کا ایک ہی وطن ہے اور ایک ہی منزل کے راہی ہیں یعنی اس ملک کے ساتھ محبت، رواداری اور اخلاص میں ہم سب کا ایک ہی نصب العین ہے اسی لیے شاعر نے اس کو منزل قرار دیا ہے۔

(ج) ''بند مٹھی کی صورت باہم ایک ہیں'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: بند مٹھی سے مراد ہم سب باہم متحد اور یکجا ہیں جیسے مٹھی میں بند چیزیں ایک جیسی ہوتی ہیں اسی طرح ہم سب ایک ہی عنصر کے لوگ ہیں

(د) نظم میں چمن اور گگن کس طرف اشارہ کرتے ہیں؟

جواب: چمن سے مراد وطن ہے اور گگن کا مطلب فضا میں فلک پر موجود تارے ہیں یعنی زمین پر ہم سب چمن میں باغ کے پھولوں کی مانند ہیں ایسے، جیسے فلک پر تاروں کو دیکھو تو سب ایک ہی طرح کے لگتے ہیں۔

(ہ) اپنے وطن کے پرچم کو سربلند رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں اپنے وطن کا پرچم سربلند رکھنے کے لیے اس کے اندر اتحاد، تنظیم اور مساوات کے ذریعے وطن کو ناقابل تسخیر بنا سکتے ہیں۔ اس کے اندر سب برادریوں اور قبیلوں کو تعصّبات سے پاک کریں گے اور اپنے وطن کی خدمت کر کے دنیا میں ایک اعلیٰ وارفع مقام دلائیں گے۔ اسی کے ذریعے ہمارا پرچم سربلند رہے گا۔

۲۔ نظم کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

ہم کس کلے سائے تلے ایک ہیں	(ج) پرچم کے
جاں باز سپاہی مٹنے والے ہیں	(ب) اپنی آن پر
کس کی عزت ہمیں اپنی جان سے پیاری ہے	(ج) وطن کی
پھول اور شبنم کس جگہ ایک ہیں	(ج) وطن میں
ہم سب مسافر ہیں	(ب) ایک ہی کشتی کے
کس کے دم سے ہماری شان ہے	(ج) پاک وطن کے
شاعر نے کس کی طرح ہمیں باہم ایک قرار دیا ہے	(ب) بند مٹھی کی صورت
ایک چمن کے پھول ہیں سارے ایک گگن کے	(الف) تارے
نظم ''ہم ایک ہیں'' کے شاعر ہیں	(ج) کلیم عثمانی

۳۔ نظم کے مطابق درست الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں:

(الف) ایک ہی کشتی کے مسافر اک ۔۔۔۔۔ کے مسافر۔ (منزل)

(ب) اپنی آن پہ مٹنے والے ہم ۔۔۔۔۔ سپاہی۔ (جاں باز)

(ج) اپنے وطن کے پھول اور ۔۔۔۔۔ ایک ہیں ، ہم ایک ہیں۔ (شبنم)

(د) ایک چمن کے پھول ہیں سارے ایک ۔۔۔۔۔ کے تارے۔ (گگن)

(ہ) ایک ۔۔۔۔۔ میں گرتے ہیں سب دریاؤں کے دھارے۔ (سمندر)

۴۔ دیے ہوئے بند کی تشریح لکھیں:

ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر اک منزل کے راہی
اپنی آن پہ مٹنے والے ہم جاں باز سپاہی
بند مٹھی کی صورت باہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں
اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں

تشریح:

شاعر نے اپنے ملک کو ایک کشتی سے تشبیہ دی ہے اور بتایا ہے کہ اس میں بسنے والے سب لوگ ایک ہی منزل کی طرد رواں دواں ہیں۔ دوسری مثال شاعر نے بند مٹھی کی دی ہے جیسے بند مٹھی میں ساری انگلیاں ایک دوسرے میں ضم ہوتی ہیں اسی طرح، اس ملک کے رہنے والے بھی ایک ہی ہیں۔ ہم سب کا ایک پرچم ہے جس کے سائے میں ہم سب سانسیں لیتے ہیں

۵۔ دیے گئے اشارات کی مدد سے یومِ آزادی کے موقع پر ایک تقریب کی روداد لکھیں، جو کم از کم ایک سو پچاس الفاظ پر مشتمل ہو۔

موقع۔۔ تاریخ۔ کون کون شامل تھا۔ کہاں ہوا۔ پروگرام کی ترتیب۔ اہم نکات/ باتیں

جواب: ہمارے علاقے کے لوگوں نے اہلِ علاقہ کے لیے یومِ پاکستان کے موقع پر تقریب کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ طے شدہ تاریخ 14، اگست رکھی گئی۔ انتظامیہ نے مہمانوں کی لسٹ بنائی اور پروگرام کی ترتیب بھی بنائی۔ کہ اس میں کون کون شامل ہو سکتے ہیں تو طے یہ پایا کہ اس میں اہلِ محلہ کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔ علاقے اور شہر کی مشہور شخصیات کو مدعو کیا جائے اور بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات بھی رکھے گئے جو ایک کوئز کے بعد درست جواب دینے والوں کو دیے جائیں گے۔ پروگرام کی ترتیب کچھ یوں طے پائی کہ سب سے پہلے تلاوت، اس کے بعد نعتِ رسولِ مقبول خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم پیش ہو اور پھر سب مل کر پاکستان کا قومی ترانہ پڑھیں۔ اس کے بعد ایک ملی نغمہ ''اس پرچم کے سائے تلے ہم سب ایک ہیں، ہم ایک ہیں'' پڑھا جائے گا۔ اس کے بعد ہمارے علاقے سے منتخب کونسلر صاحب نے ایک مختصر تقریر کی، جس میں انہوں نے پاکستان کی سالمیت اور تحفظ اور ہماری ذمے داریاں رگفت گو کی۔ ان کے بعد علاقے کے ایک بزرگ نے تحریکِ پاکستان میں اپنی جدوجہد اور اُس وقت کی صورتحال سب کے سامنے پیش کی ان کے بعد علاقے کے ایم پی اے صاحب کو خطاب کے لیے دعوت دی گئی انہوں نے پاکستان کے مسائل اور ان کے حل کے لیے تجاویز پر گفت گو رکھی اور علاقے کے مسائل کو جلد حل کرنے کی یقین دھانی کرائی اور آخر میں علاقے کے ایک جید عالم دین نے اختتامی دعا کرائی اور یوں یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

۶۔ اگر آپ کو اپنے پیارے وطن میں وزیراعظم پاکستان بننے کا موقع ملے تو آپ کون کون سے اقدامات کنا چاہیں گے، جن کی بدولت ہمارا ملک ترقی و خوش حالی کی راہ پر گامزن ہو سکے؟ دوسو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھ کر بتائیں۔

جواب:

اگر مجھے اپنے پیارے وطن میں وزیراعظم پاکستان بننے کا موقع ملے، تو میں ان اقدامات کو کرنا چاہوں گا جن کے ذریعے ہمارے ملک کی ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہو سکے:

پہلا قدم یہ ہوگا کہ میں اپنے ملک میں اس سسٹم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کا اعلان کروں گا جس کی وجہ سے میرا ملک ترقی نہیں کر سکا۔ اور اس کی جگہ پر اسلامی نظام کو نافذ کرنے کے لیے پارلیمنٹ سے قرارداد منظور کراؤں گا۔ ظلم کی ہر شق کو یکسر ختم کر دوں گا۔ اس کے بعد میں سارے ملک کا دورہ کروں گا۔ تمام علاقوں کے لوگوں کو امید دلاؤں گا تاکہ ان کے مسائل اور ضروریات کو سمجھوں اور ان کا حل تلاش کروں گا۔ اور مسائل رفتہ رفتہ حل کر دوں گا۔

دوسرا، میں اقتصادی ترقی اور معیشت کے حالات کو مستحکم کرنے کے لیے اہم قدمات اٹھاؤں گا۔ اسلامی نظامِ معیشت ہی تمام معاشی بحرانوں کا حل ہے۔ دنیا کا مقابلہ کرنے کے لیے صنعتی انقلاب کے منصوبے پر زور دوں گا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے کو جدید بنایا جائے گا اور نئی دریافتوں کو ملک میں پھیلایا جائے گا، چونکہ ہماری معیشت کا انحصار زراعت پر ہے اس کے لیے منافع کے خیال میں نئے تجربے اور منصوبوں کو فروغ دوں گا۔

تیسرا، تعلیمی نظام سارے ملک میں یکساں بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے اس کے علاوہ تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے معیاری تعلیم کے حصول کو فروغ دوں گا۔ ہمارے نوجوانوں کو علم و فن میں ماہر بنانے کے لیے تعلیمی اداروں کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کروں گا۔

چوتھا، صحت کے شعبے میں اصلاحات کے دائرے کو بڑھاؤں گا۔ ماہرین صحت کی سہولتوں کو بہتر بنانے کے لیے صحت کے اداروں کی نیو ماڈل بنانے کی

کوشش کروں گا تا کہ ہر شہر، ہر گاؤں میں عام آدمی صحتمند اور محفوظ ہونے کو محسوس کر سکے۔
پانچواں، عدلیہ اور حکومتی اداروں کو مستحکم کرنے کی کوشش کروں گا۔ قانون کو ہر کسی کے لیے یکساں بنانے کے لیے اقدامات اٹھاؤں گا تا کہ عوام کا اعتماد اور حکومتی پالیسیوں کے امکانات کو بڑھایا جا سکے۔ اس طرح، میں وزیر اعظم کے طور پر اپنی کوششوں کو ان موضوعات پر مرکوز کرنا چاہوں گا تا کہ پاکستان ایک مستحکم، ترقی یافتہ اور عدلیہ کے تمام شہریوں کے لیے بہتر مقام پا سکے اور عالمی سطح کا ایک ترقی یافتہ ملک بن سکے۔

سبق نمبر ۱۸

یہ زندگی کی اساس ہے

نصابی موضوع: ہمارا ماحول اور آلودگی

۱۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) ماحولیات کا عالمی دن کب اور کیوں منایا جاتا ہے؟

جواب: ماحولیات کا عالمی دن ۵، جون کو منایا جاتا ہے۔ یہ دن اس لیے منایا جاتا ہے تا کہ لوگوں میں شعور اجاگر کیا جائے کہ اپنے ماحول کی حفاظت کی جائے۔

(ب) سائنسی ترقی سے ہماری زندگیوں میں کون کون سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

جواب: سائنسی ترقی، ماحولیات پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ فیکٹریوں سے نکلنے والے فاضل مادے اور کیمیکل پانی دریاؤں میں بہانے سے مضر اثرات نوٹ کیے گئے ہیں۔ کارخانوں سے نکلنے والا دھواں فضائی آلودگی کا باعث ہے۔

(ج) فضائی آلودگی کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب: فضائی آلودگی فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوتی ہیں۔ کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں اور گندے پانی کے کھڑا ہونے سے تعفن پھیلتا ہے جس سے فضا آلودہ ہو جاتی ہے۔

(د) ماحولیاتی آلودگی کے کیا اسباب ہیں اور ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

جواب: ماحولیاتی آلودگی، ماحول کو صاف نہ رکھنے سے ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنے گھر، بازار، محلے اور اپنی گلیوں کو صاف ستھرا رکھیں تو ماحولیاتی آلودگی سے بچا جا سکتا ہے۔ صوتی آلودگی بھی ماحولیاتی آلودگی کا باعث ہوتی ہے۔ گاڑیوں کے شور اور ہارن سے بھی ماحول آلودہ ہو جاتا ہے۔

(ہ) طالب علم کی حیثیت سے ماحولیاتی آلودگی کو دور کرنے کے لیے آپ کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: طالب علم کی حیثیت سے ہم لوگوں کو شعور اور آگاہی دینے کے لیے کانفرنس یا سیمینار کر سکتے ہیں۔ اس میں لوگوں کو ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کے لیے تجاویز دیں کہ اپنے علاقے میں ہم زیادہ سے زیادہ درخت اُگائیں۔ اپنے گھروں، اور بازاروں کو صاف رکھیں۔ اپنے گھروں کے باہر گندگی کے ڈھیر نہ لگائیں بلکہ ان کو ٹھکانے لگائیں۔

۲۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) قدرتی ماحول کی تباہی دراصل ۔۔۔۔۔ کی ہلاکت ہے۔ (انسان)

(ب) اگر ہمارا ماحول آلودہ ہو جائے تو ہم مختلف ۔۔۔۔۔ کا شکار ہو جائیں۔ (بیماریوں)

(ج) کوڑے کے ڈھیر ۔۔۔۔۔ کی آماج گاہ ہیں۔ (بیماریوں)

(د) فضائی آلودگی سے بچنے کے لیے زیادہ سے زیادہ ۔۔۔۔۔ لگائے جائیں۔ (درخت)

(ح) فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کو اسپرے کی بجائے دیگر مناسب طریقوں سے۔۔۔۔۔کیا جائے۔ (تلف)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

ماحول کا عالمی دن منایا جاتا ہے	(ج)۵، جون کو
زمین کے پھیپھڑے کہا جاتا ہے	(الف) درختوں کو
گٹروں کا پانی زیرِ زمین پانی میں شامل ہو کر باعث بنتا ہے	(ب) آبی آلودگی
دمے اور پھیپھڑوں کے امراض کا باعث بنتی ہے	(ب) فضائی آلودگی
آکسیجن کا بہت بڑا ذریعہ ہیں	(ج) درخت
استانی صاحبہ جماعت میں آئیں تو ان کے ہاتھ میں تھا	(د) گلوب
آبی مخلوق میں شامل ہے	(مچھلی)

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) ہمیں کم سے کم درخت لگانے چاہیے۔ (✗)

(ب) ہمیں پل؛اسٹک کے تھیلوں کا استعمال زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔ (✗)

(ج) ہر سال ۵ جون کو ماحولیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ (✓)

(د) رکشوں، موٹر سائیکلوں، گاڑیوں ہوائی جہازوں کی آوازوں اور لاؤڈ سپیکر کے بے جا استعمال سے صوتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔(✓)

۵۔ماحولیاتی آلودگی کے موضوع پر استاد اور شاگرد کے درمیان ایک مکالمہ لکھیں، جو کم از کم ایک سو پچھتر الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب۔ موضوع: ''ماحولیاتی آلودگی''

استاد : کلاس میں، آپ کو خوش آمدید! آج ہم ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں بات کریں گے۔ یہ ہمارے مسائل میں ایک بڑا مسئلہ ہے جو ہمارے ماحول اور ہماری صحت کے لیے خطرہ پیدا کر رہا ہے۔

شاگرد : جی بالکل، اس مسئلے نے ہماری زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ زمین، پانی، ہوا اور خوراک کی صفائی کا مسئلہ گھمبیر صورت اختیار کر گیا ہے۔

استاد : اس وقت زیادہ تر تعداد میں آلودگی اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ہے۔ جیسے کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسے گیسوں کی نکاسی اور صنعتوں سے فاضل مادوں کے اخراج نے ہمارے ماحول کا ستیاناس کر کے رکھ دیا ہے۔

شاگرد : کیا ہم اس زمینی بحران کے ذمہ دار نہیں ہیں؟ استادِ محترم!

استاد: بالکل ہیں۔ ہمارا رہن سہن اور صنعتی آلودگیاں بھی ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔

شاگرد: سر! ہم کیا کر سکتے ہیں تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جا سکے؟

استاد : ہمیں اپنی صنعتی آلودگیوں کے لیے بہتر منصوبہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی پیدا کردہ آلودگی کو کم کرنے کے لیے بہترین عمل کو اپنانا ہوگا۔ اس کے علاوہ، ہمیں ماحولیاتی تعلیم اور آگاہی کو فروغ دینا ہوگا تاکہ ہر فرد اپنے امکانات کے مطابق ماحول کے لیے ذمہ داری سنبھالے۔ شہر میں ٹریفک کی وجہ سے صوتی آلودگی بھی ایک بہت بڑا مسلہ ہے۔ ہم اپنے اردگرد کو صاف رکھنے کے لیے سبزے اور درختوں کو لگانے کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

شاگرد : آپ نے صحیح فرمایا، ہمیں بھی اپنے روزمرہ کے چھوٹے کاموں میں بھی ماحولیاتی آلودگی کا خیال رکھنا چاہیے۔ مثلاً، گلی محلوں میں کوڑے کے ڈھیر نہ بننے دیے جائیں روزانہ صفائی کا ماحول رکھنا چاہیے۔

استاد : بلکل، اسی طرح کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بڑی تبدیلی لاسکتی ہیں۔ اسی لیے روشن اور بہتر مستقبل کی خاطر اپنی اپنی ذمے داریوں سے عہدہ برا ہونا چاہیے ۔

شاگرد : شکریہ استادِ محترم، آپ کے بات سن کر اب مجھے یقین ہے کہ ہر فرد کی اپنی ذمہ داری ہے اور ہم سب مل کر اس مشکل کا حل نکال سکتے ہیں۔

۶۔ آپ کے علاقے میں خاصے عرصے سے صفائی کا عملہ نہیں آیا، جس کی وجہ سے ہر طرف کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہیں۔ ہیلتھ آفیسر کے نام درخواست لکھیں اور انھیں اپنے علاقے کی خراب صورتحال کے بارے میں بتائیں۔

جواب۔ بخدمت جناب صحت آفیسر صاحب ضلع لاہور

عنوان: علاقے میں صفائی کی بحالی کے لئے درخواست

جنابِ عالی

گزارش ہے کہ آپ کو اپنے علاقے کی ناقص صفائی کے بارے میں آگاہ کرنا چاہتا ہوں

ہمارے علاقے (رحمٰن پورہ۔ لنک وحدت روڈ۔ لاہور) میں کئی عرصے سے صفائی کا عملہ نہیں آیا، جس کی وجہ سے ہر طرف کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگ گئے ہیں۔ یہ مسئلہ نہ صرف علاقے میں بیماریوں کے پھیلنے کا موجب ہے بلکہ صحت کے لیے خطرات بھی پیدا ہو رہے ہیں، جیسے کہ جانوروں کی موجودگی اور بیماریوں کے پھیلاؤ کا خطرہ۔ علاقے میں صحت اور صفائی کی صورتحال بہت خراب ہو رہی ہے۔

آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ آپ فوراً اپنی ٹاسک فورس کو متحرک کریں اور علاقے کی صفائی کو بحال کرنے کے لیے اقدامات اٹھائیں۔ ہماری کمیونٹی کے رہائشیوں کی صحت اور آرام کے لیے یہ بہت اہم ہے کہ ہمارے علاقے کی صفائی کو بہتر بنایا جائے۔

آپ کے جلدی اقدامات اور اس مسئلے کے حل میں مدد کا منتظر رہوں گا۔ شکریہ

امید کرتا ہوں کہ آپ میری درخواست پر اپنے عملے کو متوجہ کریں گے اور فوری کاروائی کا حکم دیں گے

العارض

میاں خالد

17۔ الیف رحمان پورہ لاہور

25، جون 2024

سبق نمبر ۱۹

ایک مطالعاتی دورہ

نصابی موضوع: زراعت وصنعت

۱۔دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) استاد صاحب نے مطالعاتی دورے کا کیا مقصد بتایا؟

جواب: استاد صاحب نے بچوں کو بتایا کہ ہمارا یہ مطالعاتی دورہ ہے۔اس میں ہم دیکھیں گے کہ ہمارے ملک میں زراعت جدید انداز سے کس طرح ہو رہی ہے اور زراعت کا صنعت کے ساتھ کیسا تعلق ہے۔

(ب) تھریشر اور کمبائن مشین میں کیا فرق ہے؟

جواب: کمبائن مشین جدید ترین ہے۔یہ کھیتوں میں چل کر بھوسے کو علیحدہ کر دیتی ہے اور دانوں کو بوری میں پھینک دیتی ہے اور یہ دانوں کو ضائع نہیں ہونے دیتی۔جبکہ تھریشر مشین میں بھوسے اور دانوں کو علیحدہ تو کرتی ہے مگر اس میں دانے ضائع ہو جاتے ہیں۔یہ اتنی جدید نہیں ہے جتنی کمبائن مشین ہے۔

(ج) کمبائن مشین کس طرح کام کر رہی تھی؟

جواب: کمبائن مشین، کھیتوں کے بڑے رقبے کو گندم کی فصل کا صفایا کر لیتی ہے اور کم وقت میں یہ کام بخوبی کر لیتی ہے۔مشین کے پچھلے حصے میں دو کیبن بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ایک کیبن میں بھوسا جمع ہوتا ہے بھرنے کی صورت میں کیبن کھل جاتا ہے اور کیبن میں موجود بھوسہ اُلٹ جاتا ہے۔جبکہ دوسرے کیبن میں دنے گر رہے ہوتے ہیں اس کیبن میں ایک پائپ کے ذریعے بوریوں کو بھرا جاتا ہے۔

(د) روایتی آب پاشی کے طریقے کے مقابل ڈراپ اری گیشن سسٹم کیوں زیادہ مفید ہے؟

جواب: روایتی آب پاشی کے مقابلے میں ڈراپ اری گیشن سسٹم زیادہ مؤثر ہے کیونکہ ڈراپ اری گیشن جدید نظام ہے جس میں کھمبوں کی مدد سے پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ایسا کرنے سے ہوا میں موجود نائٹروجن کے ذرات مل کر زمین میں قدرتی کھاد کا کام کرتی ہے۔

(ہ) سائنسی ترقی کی بدولت زراعت میں کیا تبدیلیاں آئیں؟

جواب: سائنسی ترقی کی بدولت وقت وقت کی بچت اور افرادی قوت کی دستیابی کا مسئلہ بھی حل ہوگا۔جدید سائنسی ترقی کی وجہ سے نئی مشینری سے نئے طریقوں سے زراعت مستفید ہوئی۔

(و) زرعی شعبے کی ترقی کے لیے حکومت کو کون کون سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب: حکومت کو چاہیے کہ وہ جدید طریق ہائے زراعت کو اختیار کرنے کی کاشتکاروں کو ترغیب دے۔حکومت بین الاقوامی سطح پر جدید زرعی آلات سے کاشتکارون کو متعارف کرائے اور کاشت کاروں کو نئے فارمولے اور سائنسی تحقیقات سے کاشت کاروں کو آگاہی دیتی رہے۔

۲۔سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں:

(الف) زراعت اور۔۔۔۔کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ (صنعت)

(ب) ہمارے ملک کی معیشت میں۔۔۔۔۔ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ (زراعت)

(ج) کمبائن مشین ایک دن میں۔۔۔۔۔رقبے کی کٹائی کر دیتی ہے۔ (پچیس سے تیس ایکٹر)

(د) بارش کی طرح پھوار کی شکل میں آب پاشی کرنے سے ہوا میں موجود۔۔۔۔۔پانی میں شامل ہوجاتی ہے۔ (نائٹروجن)

(ہ) زراعت کو جدید خطوط پر۔۔۔۔۔کرنا لازم ہے۔ (استوار)

۳۔سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

اسکول کے بچوں نے جس وقت فارم کا مطالعاتی دورہ کیا، اُس وقت فصل پک چکی تھی۔	(الف) گندم کی
تھریشر مشین کے مقابلے میں کمبائن مشین بہتر ہے کیونکہ اس کے ذریعے سے۔	(ب) پیداوار ضائع ہونے سے بچ جاتی ہے
ڈراپ اری گیشن سسٹم کے ذریعے سے	(الف) پانی کی بچت ہوتی ہے
بچے زرعی فارم کی سیر کے لیے گئے	(ب) منگل کے روز
بچے زرعی فارم پہنچے	(ج) دس بجے
سائنسی ترقی کی بدولت انقلاب آیا	(الف) زرعی شعبے میں
منیجر نے بتایا کہ ان کا فارم، عام فارم کے مقابلے میں پیداوار دیتا ہے	(ب) چار پانچ گنا زیادہ
ڈراپ اری گیشن سسٹم کے ذریعے ہوا میں موجود گیس پانی میں شامل ہوجاتی ہے، جو قدرتی کھاد کا کام دیتی ہے۔	(ب) نائٹروجن
بچوں نے بڑے بڑے دیکھے جن کے نیچے پہیے لگے ہوئے تھے اور ساتھ پائپ تھے۔	(الف) کھمبے
ایک ایکڑ سے پیداوار لینے کی ضرورت ہے۔	(ج) تین سے پانچ ایکڑ
بچے دیکھ کر ششدر رہ گئے	(ب) بغیر موسم کی سبزیوں کو

۴۔سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے گرد (✗) کا نشان لگائیں:

(الف) زراعت اور صنعت کا آپس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ (✓)

(ب) کاشت کے پُرانے طریقوں سے جدید طریقوں کی نسبت زیادہ پیداوار حاصل ہوتی تھی۔ (✗)

(ج) گندم کی فصل پک کر تیار ہو چکی تھی۔ (✓)

(د) کمبائن مشین ایک دن میں دس سے بیس ایکڑ رقبے کی کٹائی کر دیتی ہے۔ (✗)

(ہ) بچے چڑیا گھر کی سیر کے لیے گئے۔ (✗)

۵۔''پڑھا لکھا کسان خوش حال پاکستان'' کے موضوع پر دو دوستوں کے درمیان ایک مکالمہ لکھیں جو کم از کم ایک سو پچھتر الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب۔

احمد: السلام علیکم، بھائی! تم نے کچھ سنا ہے" پڑھا لکھا کسان خوش حال پاکستان" کے بارے میں؟

خالد: وعلیکم السلام! ہاں بھائی، میں نے کافی دفعہ سنا ہے۔ یہ بہت دلچسپ موضوع ہے۔ پاکستان میں زرعی زندگی اور ترقی کا بہت بڑا حصہ ہے۔

احمد: بالکل! ہمارے ماہرین نے کسانوں کے لیے مختلف ترقیاتی منصوبے شروع کیے ہیں، جیسے کہ بریانی انصاف، کسان ڈائری یونٹ، اور زرعی کریڈٹ سکیم۔

خالد: ہاں، یہ سب پروجیکٹس کسانوں کے معیشتی حالات کو بہتر بنانے میں مدد دی رہے ہیں۔ زرعی زندگی کے شعبے میں پیش رفت انتہائی خوشگوار

ہے۔

احمد : اوراس کے علاوہ، کسانوں کے لیے تعلیمی اور مہارتی منصوبے بھی ہیں جن سے ان کی ترقی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

خالد : بالکل، یہ تمام اقدامات کسان خوش حال پاکستان کے مضمون کو بہتر طریقے سے ظاہر کرتے ہیں۔ ہمیں یہ امید ہے کہ اس سفر میں مزید ترقی اور توسیع ہوگی۔

احمد : بالکل، انشاءاللہ! ہم سب کے لیے یہ ایک بڑی کامیابی ہوگی۔ زرعی زندگی کے اس ترقیاتی منصوبے نے ہمارے کسان بھائیوں کو نیا امید دی ہے۔

خالد : بالکل، یہ بہت اچھا ہے کہ ہمارے کسان دوست خوش حال ہو رہے ہیں۔ ہمیں بھی ان کے ساتھ اس ترقیاتی راہ پر چلنا چاہیے۔

احمد: بالکل بھائی! ہمیں ان کی سپورٹ اور دعم کرنا چاہیے تاکہ ہم سب ایک خوشحال اور مضبوط پاکستان کے قیام میں مدد کر سکیں۔

خالد: یہی بات ہے۔ انشاءاللہ، ہم سب کی محنت اور محبت سے ہمارے ملک کو ہمیشہ کے لیے خوشحال رکھنا ہے۔

احمد: آمین! خوش رہو اور خود کا خیال رکھو، بھائی۔

خالد: آپ بھی خوش رہیے، بھائی! اللہ حافظ۔

احمد: اللہ حافظ۔

۶۔ اپنے علاقے یا شہر میں موجود کسی کارخانے کی سیر کے لیے جائیں اور پھر اس سیر کی روداد لکھیں، جو کم از کم ایک سو پچاس الفاظ پر مشتمل ہو۔

جواب۔

میں اپنے علاقے میں واقع ایک کارخانے کی سیر کرنے گیا۔ یہ کارخانہ گلبرگ انڈسٹریل ایریا میں واقع ہے اور اس کی بنیاد 1960ء میں رکھی گئی تھی۔ یہاں ڈیری آئیٹم اور خصوصی طور پر آئس کریم تیار کی جاتی ہیں۔ کارخانہ رہائشی علاقے اور انڈسٹریل علاقے کے درمیان واقع ہے۔ اس کارخانے میں پانچ سو کے قریب مزدور ملازم ہیں جو مختلف مشینوں پر آئس کریم کی کی تیاری کے مختلف مراحل پر کام کرتے ہیں۔ یہ کارخانہ ابتداً چھوٹا تھا اس کی بنیاد ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے حاجی ارون الرشید صاحب نے رکھی تھی، جن کی شہرت علاقے میں بہت اچھی تھی۔ اچھے خدا ترس انسان تھے۔ ان کی علاقے کی ترقی میں ایک خاص مقام تھا۔۔ کارخانے میں متعدد آلات اور بڑے بڑے فریزر جرمنی سے درآمد کیے گئے تھے۔ آئس کریم میں استعمال ہونے والے کیمیکلز اور اشیا کو محفوظ بنانے والے اجزا استعمال ہوتے ہیں۔ کارخانے میں روزانہ کئی گیلن دودھ، کریم، پنیر اور مکھن بھی استعمال ہوتا ہے ۔ کارخانے سے روزانہ ہزاروں کے حساب سے ڈیری کی مختلف اشیا تیار ہوتی ہیں اور موبائل آٹوز کے ذریعے بڑے بڑے فریزرز کے گوداموں میں پہنچائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پھر یہ مال دکانداروں پر پہنچانے کا انتظام بھی رکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تشہیری مہم کے ذریعے وہاں پر کچھ آفسز بنائے گئے ہیں جن میں مارکیٹنگ کے شعبے بنائے گئے ہیں اور ایک بڑے ہال میں حساب کتاب (اکاؤنٹس) کے آفسز بھی ہیں جہاں پر ملازمین کی تنخواہوں اور سیل اینڈ پرچیز کا ریکارڈ اور اخراجات کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ نماز کے لیے ایک ہال بھی تھا۔ اس میں ملازمین کے آرام کے لیے ایک جگہ بھی بنائی گئی تھی جہاں پر ملازمین اپنے گھروں سے لائے ہوئے کھانے کھاتے ہیں۔

۷۔ سبق ''ایک مطالعاتی دورہ'' کا خلاصہ تحریر کریں۔

اسکول کے بچے بہت پُرجوش ہوئے کہ ایک مطالعاتی دورہ ہونے جا رہا ہے نگران جنان ناصر جمال نے ایک زرعی فارم کے دورے کا پلان بنایا اور اپنے آنے کی اطلاع دی۔ ہم وقتِ مقررہ پر وہاں پہنچ گئے وہاں پر گندم کی کٹائی ہو رہی تھی۔ جس مشین سے کٹائی ہو رہی تھی اس کو کمبائن مشین کہتے ہیں۔ یہ جدید ترین

مشین تھی کم وقت میں زیادہ رقبے کی صفائی کر لیتی ہے اس کے علاوہ سارا پودا اٹھا کر ایک وقت میں بھوسا اور دانے علیحدہ کرتی ہے اور کچرا علیحدہ کر دیتی ہے۔
سائنسی تحقیق اور ترقی نے زرعی شعبے میں انقلاب برپا کر دیا۔
گندم کے علاوہ گنا، کپاس اور مئی میں بھی سائنسی اصولوں سے اگر ہم کام کریں تو کم وقت میں زیادہ پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔ بچوں نے بڑے بڑے کھمبوں کو دیکھا جن کے نیچے پہیے لگے ہوئے تھے۔ جو پورے رقبے میں فصلوں کو پانی دیتے ہیں۔ فارم میں لوہے کی سلاخیں دیکھی جس کے گرد سبزیوں کی بیلیں لگی ہوئی تھی۔ بے موسمی سبزیوں کی کاشت کر کے مصنوعی طریقے سے ضروریات پوری کر کے فصلیں کاشت ہو رہی تھی۔
استاد صاحب نے بتایا کہ آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے پیداوار میں اضافے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کا تجربہ بہت کارآمد رہا۔ زراعت ہمیں خام مال دیتی ہے اور صنعت ہمیں خام مال سے اشیا تیار کر کے دیتی ہے اس طرح زراعت اور صنعت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

سبق نمبر ۲۰

اچّھے انسان

نصابی موضوع: دعائیہ ''نظم''

ا۔ دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) شاعر نے کن کے دامن سے وابستہ ہونے کی بات کی ہے؟

جواب: شاعر نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے دامن سے وابستہ ہونے کی بات کی ہے۔

(ب) دو دِہوس سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو دِہوس کا مطلب ہے بے انتہا لالچی۔ شاعر کہتا ہے کہ تمہاری آنکھیں لالچ میں آ کر وطن سے غداری نہ کرے۔

(ج) ''دلوں کے چمن پاک ہوں خار و خس سے'' اس مصرعے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: شاعر کی مراد ہے کہ تمہارے دل اپنے وطن کی محبت میں ہر طرح کے گند سے اور کانٹوں سے پاک ہو کیونکہ چمن اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

(د) ایک اچھے انسان میں کن خوبیوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: ایک اچھے انسان میں دیانت، شرافت، عزیمت، صداقت، شجاعت اور محبت کا پیکر ہو۔ اس کا دل لالچ۔ حرص و ہوس کی طرف میلان نہ رکھتا ہو۔ منصب کا لالچ نہ، فقط وطن کی بے لوث محبت ہو۔ نبی پاک خاتم النبیین ﷺ سے سچی وابستگی ہو وہ اللہ کے لیے دوستی اور دشمنی رکھتا ہو۔

(ہ) آپ کو اس نظم کا کون سا شعر سب سے زیادہ پسند آیا؟ وجہ بتائیں۔

جواب: محمد کے دامن سے وابستگی ہو خدا کے لیے دوستی دشمنی ہو سب زیادہ شعر پسند آیا۔ اس کی وجہ دو جہانوں کے تاج ﷺ سے وابستگی کوئی معمولی بات نہیں اس پر مستزاد یہ کہ خدا کے لیے اخلاص کہ دوستی و اور دشمنی اسی ذات کے لیے ہو تو یہ عین سعادت ہے۔

۲۔ نظم کے مطابق درست الفاظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں:

(الف) صداقت، عزیمت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے پیکر (محبت)

(ب) نہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا لالچ، نہ سازش کا ڈر ہو (منصب)

(ج) دلوں میں فقط ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی محبت (وطن)

(د) فقط تیری۔۔۔۔۔پہ جن کی نظر ہو (رحمت)

(ہ) نگاہیں نہ دھندلائیں۔۔۔۔۔۔۔۔سے (دو دِہوس)

۳۔نظم کے مطابق درست الفاظ کے گرد دائرہ لگائیں:

دلوں میں فقط ہو، محبت	(الف) وطن کی
الٰہی! ہمیں ایسے عطا کر	(ج) انسان
دلوں کے چمن پاک ہوں	(د) خار و خس سے
محمد خاتم النبیین ﷺ کے دامن سے ہو	(ب) وابستگی
نہ منصب کا لالچ ہو نہ ڈر ہو	(د) سازش کا
فقط نظر ہو تری	(الف) رحمت پہ
اس نظم کے شاعر ہیں	(ب) اثر صہبائی
نگاہیں نہ دھندلائیں	(ب) دو دِہوس سے
خدا کے لیے دوستی	(ب) دشمنی

۴۔نظم کے مطابق کالم (الف) اور کالم (ب) کو ملا کر اشعار مکمل کریں:

کالم الف	کالم ب
دیانت، شرافت محبت کے پیکر	صداقت، عزیمت، شجاعت کے پیکر
نگاہیں نہ دھندلائیں دو دِہوس سے	دلوں کے چمن پاک ہوں خار و خس سے
نہ منصب کا لالچ، نہ سازش کا ڈر ہو	فقط تیری رحمت پہ جن کی نظر ہو
نہ تن کی م، جبت نہ دھن کی محبت	دلوں میں فقط ہو وطن کی محبت

۵۔نظم ''دعا'' کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب۔

نظم ''دعا میں شاعر ایک تمنیاتی دعا کرتا ہے کہ الٰہی ہمیں ایک ایسا اچھا انسان دے جو تمام اخلاقی خوبیوں کا مالک ہو دیانت، امانت شجاعت، شرافت اور صداقت کا پیکر ہو۔ایسا انسان جس کے اندر لالچ اور ہوس نہ ہو۔اس کو کسی منصب کی طلب نہ ہو۔ایسا انسان ہو جس کو دولت اور دنیا متاثر نہ کر سکے وہ صرف وطن کی محبت سے سرشار ہو۔اس کے اندر خدا خوفی اور نبی مہربان خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کی محبت اپنے دل میں رکھتا ہو۔

۱۲۔دیے ہوئے موضوع پر کم از کم دو سو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں:

''عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی''

جواب۔

''عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی''

زندگی ایک سفر ہے، جس میں ہر ایک کا عمل انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارے عمل ہمیں نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اثر انداز کرتے ہیں۔ اس حقیقت کو اصولی طور پر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے کردار ہمیں جنت یا جہنم کی طرف لے جاتے ہیں۔ حقیقت میں، جنت اور جہنم کا تصور اللہ تعالی نے انسانوں کی کامیابی اور ناکامی کے لیے نتیجے کے طور پر رکھا ہے۔ یہ اس انسانی عمل کے بیانیے ہیں جو ایک شخص زندگی میں انجام دیتا ہے۔ اگر ہم اچھے اعمال کریں، دوسروں کے حق میں ادائیگی کریں، احسان کریں، اور نیک نیتی سے اپنی زندگی گزاریں تو ہمیں جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ ایسی زندگی میں امید، خوشیاں، اور سکون کا وسیع دامن ہوتا ہے۔ دوسری طرف، اگر ہم برے اعمال کریں، دوسروں کو تنگ کریں، ناانصافی کریں، اور ایک دوسرے کے حق میں ظلم کریں تو ہمارا راستہ جہنم کی طرف جائے گا۔ ایسی زندگی میں افسوس، پچھتاوا، اور بے چینی کی پرچھائیاں ہوتی ہیں۔ اس لیے، ہمیں ہر لمحہ اپنے عملوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر ایک عمل ہمارے لیے اہم ہے، اور یہ ہمیں زندگی کے دونوں جہانوں میں راستہ دکھاتا ہے۔ زندگی کو خوشیوں سے بھرنے اور دوسروں کے لیے مفید بنانے کا اصل راز، ہمارے عملوں میں چھپا ہوتا ہے۔ ہمیں اپنی زندگی میں ایمان، امید، اور عمل کے ساتھ ہونا چاہیے۔ یہ ہمیں اس راہ پر لے جائے گا جہاں ہمیں انسانیت، محبت، اور انصاف کے راستے پر چلنے کا موقع ملے گا۔ عمل سے زندگی بنتی ہے، اور ہمیشہ یاد رہنا چاہیے کہ ہمارے عمل ہمارے آنے والے دنوں کی مہک دیتے ہیں۔

۶۔ اپنی پسند کی کُتب منگوانے کے لیے کُتب فروش کے نام خط لکھیں:

جواب۔

گورنمنٹ ہائی اسکول

ڈسکہ (سیالکوٹ)

محترم منیجر خزینہ علم وادب ۔اردو بازار۔لاہور السلام علیکم

جناب! مجھے اپنے اسکول کی لائبریری کے لیے درج ذیل کتب کی اشد ضرورت ہے۔ مجھے وی پی ارسال کردیں میں رقم ادا کر کے ڈاکیے سے کتابیں وصول کرلوں گا۔

1۔ مثنوی مولانا روم (1عدد)

2۔ چالیس جانثار از طالب الہاشمی (1عدد)

3۔ دعوت دین اور اس کا طریقہ کار از سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ (1عدد)

4۔ گرامر اینڈ کمپوزیشن برائے جماعت ششم

والسلام

نیازمند

شاہد علی ششم (ب)

رول نمبر 18